بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۸۴

یوم جمعتہ المبارک

روزنامہ الفضل قادیان

۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۶ رمضان المبارک ۱۳۶۱ ھ | ۱۸ ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۷

جناب شیخ فضل الرحمن صاحب اختر انچارج زراعت فارم ملتان

Multan Cantt.

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ضعف۔ نزلہ۔ اور سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب چند دنوں سے بعارضہ نزلہ و زکام اور بخار علیل ہیں احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۶ ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

مسلمانان جموں و کشمیر کے معقول مطالبات

ریاست جموں کی راجدھانی میں پچھلے دنوں ایک راجپوت نومسلمہ پر روز روشن میں جو ستم ڈھایا گیا۔ اور جس کے انسداد میں ریاستی پولیس بالکل ناکام و نامراد رہی۔ کوئی ایسا حادثہ نہیں۔ کہ ہوا۔ اور گزر گیا۔ بلکہ یہ ایک تازہ نشتر ہے اس پھوڑے کے لئے جو مذہب کے متعلق ناجائز اور یکطرفہ پابندیوں نے مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کے دلوں میں پیدا کر رکھا ہے۔ اور مظہر ہے اس بے کسی اور بے بسی کے لئے۔ جو مسلمانان ریاست باوجود بہت بڑی اکثریت میں ہونے کے ہندو اقلیت کے مقابلہ میں اپنے اندر پاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے ریاست کے ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ اس واقعہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ بلکہ سابقہ حالات سے سبق حاصل کرتے ہوئے دور اندیشی سے کام لیں۔ مسلمانوں کو نومسلمہ کی سلامتی اور حفاظت کا یقین دلائیں۔ اور ملزمین کے خلاف قانونی کارروائی کریں لیکن حکومت نے صرف ایک مبہم بلکہ شکوک و شبہات کو مزید تقویت دینے والا اعلان شائع کر کے سمجھ لیا ہے۔ کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکی ہے۔ حالانکہ اس اعلان کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ محض دفع الوقتی کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ "الفضل" اور دوسرے مسلمان اخبارات نے اس اعلان پر جو نکتہ چینی کی ہے۔ اور جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ اعلان مسلمانوں کے لئے قطعاً باعث تسلی نہیں ہو سکتا۔ اس کا کوئی جواب نہیں شائع کیا گیا۔ اور جواب ہو بھی کیا سکتا ہے۔

پھر کشمیر اسمبلی میں جب ایک مسلمان ممبر نے حال ہی میں جموں کی اس راجپوت لڑکی کے واقعہ کے متعلق تحریک التوا پیش کی اور جموں پولیس کی ناقابلیت اور جانبداری پر بحث کرنی چاہی۔ تو ایڈووکیٹ جنرل نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا یہ مقدمہ زیر سماعت ہے۔ جب تک عدالت اس کا فیصلہ نہ کرے۔ اس پر بحث نہیں کی جا سکتی چنانچہ صدر نے تحریک پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ اگر اجازت نہ دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے اصل واقعات پر روشنی ڈال دی جاتی۔ اور جہاں تک حکومت پر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اس کے متعلق مفصل بیان پیش کر دیا جاتا۔ تو مسلمانوں کو یہ احساس نہ ہوتا۔ کہ انہیں قابل اعتناء ہی نہیں سمجھا جاتا۔ خواہ وہ کتنی چیخ و پکار کریں۔ اور خواہ ان پر مصیبت کا کتنا بڑا پہاڑ آ گرے افسوس کہ ریاست کے رویہ نے مسلمانوں میں یہ احساس روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان ناقابل برداشت پابندیوں کی طرف حکام کو متوجہ کرنے کی کوشش کریں جو مذہب کے بارہ میں ان پر عائد ہیں۔ اور اس غیر مساویانہ سلوک کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ان سے مذہبی معاملات کے متعلق روا رکھا جاتا ہے۔

چنانچہ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ نومسلمہ کے واقعہ اور اس کے متعلق حکام کے رویہ نے ریاست جموں و کشمیر کے ۳۲ لاکھ مسلمانوں پر واضح کر دیا ہے۔ کہ انہیں مذہبی آزادی حاصل نہیں۔ نیز یہ کہ ہندو راجپوت جب امن کے زمانہ میں ریاست کی راجدھانی کے اندر اس قدر سینہ زوری دکھا سکتے ہیں۔ تو کل کلاں برے حالات میں وہ دوسرے مقامات پر کیا کچھ نہ کریں گے۔ اس لئے ریاست کے تمام مسلمانوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ایک مقررہ تاریخ کو یوم آزادی مذہب منایا جائے۔ اور اس میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی جائیں

(۱) نومسلمہ کے جبری اغوا اور اسلحہ کی نمائش میں حصہ لینے والوں اور اس سازش میں شریک تمام چھوٹے بڑے لوگوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(۲) قانون ضبطی جائداد کو جو بیسویں صدی میں انسانیت کے دامن پر سب سے بدنما دھبہ ہے (یعنی مسلمان ہونے والے کی جائداد ضبط کر لی جاتی ہے) منسوخ کر کے مذہب اور عقیدے کی آزادی کو رواج دیا جائے۔

(۳) نومسلمہ کے معاملہ میں جن سرکاری افسروں نے ناروا رویہ اختیار کیا ہے۔ ان کے متعلق تحقیقات کے لئے کسی غیر جانبدار افسر اعلیٰ کی صدارت میں سرکاری۔ اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔

یہ سب کی سب قراردادیں ایسی ہیں جو قانون۔ اور ضابطہ کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے تجویز کی گئی ہیں۔ اور مسلمانوں کے بے حد دکھے ہوئے اور صدمہ رسیدہ جذبات کی نہایت احتیاط سے ترجمانی کی گئی ہے۔ ریاست کا فرض ہے۔ کہ ان مطالبات کو منظور کر کے مسلمانوں کو یقین دلائے۔ کہ قانون کے اندر رہ کر اپنی حق رسی کے لئے جو قدم وہ اٹھائیں گے۔ اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور ان کی شکایات کو دور کرنے میں کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ حالات زیادہ نازک صورت نہ اختیار کر لیں

ہم پہلے بھی بارہا کہہ چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ جہاں مسلمانان جموں و کشمیر کو اپنے جائز مطالبات پیش کرنے اور انہیں پورا کرانے میں آئین کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیے وہاں اپنی جدوجہد کو روز بروز پر زور اور طاقتور بناتے جانا چاہیے۔ اگر وہ استقلال کے ساتھ اپنے مطالبات پر قائم رہیں۔ اور ان کے لیڈر کسی موقعہ پر بزدلی یا خود غرضی سے کام نہ لیں۔ تو ان کے مطالبات اس قدر وزنی اور اتنے معقول ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا ایک نشان

خاکسار کو عرصہ دو یا تین سال سے دو یا تین ماہ کے گزرنے پر معمولی سی حرارت ہو جاتی تھی۔ کوئی تپدق کہتا تھا۔ اور کوئی Chronic malaria بڑے بڑے ڈاکٹروں کا مشورہ لیا۔ اور علاج کیا۔ امرتسر و لاہور بھی علاج کرائے کچھ نہ بنا۔ میرے والد صاحب خود ڈاکٹر ہیں وہ بھی علاج کرتے رہے۔ لیکن کچھ فرق نہ پڑا۔ آخر میو ہسپتال لاہور میں ڈاکٹر بشیر صاحب نے Sinusitis کی بیماری تشخیص کی۔ اس کا بھی علاج کرایا۔ لیکن پھر اسی طرح حرارت ہو جاتی۔ اور میں کام کرنے سے عاجز آجاتا تھا۔ امرتسر کے ایک ڈاکٹر نے انجکشن بتلایا۔ اور کچھ دوائی ناک میں ڈالنے کے لئے۔ آخر اکتوبر یا نومبر ۱۹۴۱ء میں میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ چنانچہ اس دن سے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت صاحب کی دعا سے بالکل تندرست ہوں اب تک بخار وغیرہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر بشیر صاحب نے اپریشن کا مشورہ دیا تھا جو نہ کرا سکا۔ لیکن پھر بھی کامل شفا ہو گئی۔

یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان ہے۔

خاکسار رفیق احمد تھرڈ ایر میڈیکل کالج لاہور

گوجرانوالہ میں بذریعہ میجک لینٹرن تبلیغ احمدیت

۲۹/۸/۴۲ بروز ہفتہ خالصہ پرائمری اسکول میں رات کے نو بجے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں جو موجودہ جنگ کے متعلق ہیں۔ ان پر بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر ہوا۔ اہل شہر جوق در جوق آئے۔ پبلک کا اشتیاق اس قدر تھا۔ کہ تھوڑے وقت میں ہی ہال بھر گیا۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ہر سلائڈ پر حاضرین جلسہ کو نہایت احسن اور موثر طریق پر سمجھاتے تھے۔ پبلک ہمہ تن گوش ہو کر پوری توجہ سے ماسٹر صاحب موصوف کی باتوں کو سنتی رہی۔ یہ طریق تبلیغ [illegible] مخالفین کشاں کشاں ہمارے جلسہ میں آئے اور پورے انہماک سے ہمارے تبلیغی لیکچر کو سنتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ماسٹر صاحب کو جزائے خیر دے۔ مستورات کے متعلق باعث پردہ انتظام تھا۔ حاضرین میں ہندو مسلم سکھ ہر طبقہ کے معززین کثرت سے شامل ہوئے۔

خاکسار دین محمد صابر سیکرٹری تبلیغ

ایک ضروری تصنیف

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کرشن پر ایک کتاب لکھ رہا ہے۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ جن اعتراضات یا دلائل مخالف و موافق سے ان کو سابقہ پڑا ہو۔ ان سے خاکسار کو مطلع فرما کر شکر گزاری کا موقعہ دیں۔ مہاشہ محمد عمر معرفت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں (۲) قسیم احمد ابن جناب ملک عزیز احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) مولوی محمد دین صاحب مجاہد تحریک جدید کے ماموں میاں شہاب الدین صاحب انبالہ میں سخت بیمار ہیں (۴) محترمہ امۃ السلام صاحبہ عزیز حیدر آباد دکن سے لکھتی ہیں۔ کہ میری ہمشیرہ امۃ الحی بیگم صاحبہ اکتوبر میں ڈرائنگ کا امتحان دینے والی ہیں۔ (۵) مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی بچہ کی پیدائش کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلانات نکاح

(۱) امۃ السلام صاحبہ بنت ماسٹر خیر الدین صاحب بی۔ ایل ایجوکیشنل سروس کا نکاح عبدالرحمٰن صاحب ولد شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر سے دو ہزار روپیہ مہر پر ۱۳ ستمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ اسے مبارک کرے (۲) ۱۶ ستمبر میاں عبدالعزیز صاحب ولد منشی عبدالغفور صاحب قوم قریشی ساکن تھتر کھو تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کا نکاح حمیدہ خانم دختر میاں محمد امین صاحب مرحوم ہمشیرہ میاں [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر آج اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی مامور مبعوث نہ ہوتا تو کب ہوتا؟

"غور سے دیکھو اسلام کی حالت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ اندرونی طور پر تقوےٰ طہارت اٹھ گئی ہے۔ اوامر و احکام الٰہی کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ اور ارکان اسلام کو ہنسی میں اڑایا جاتا ہے۔ اور بیرونی طور پر یہ حالت ہے۔ کہ ہر قسم کے معترض اس پر حملہ کر رہے ہیں۔ اور اپنی جگہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس کا نام و نشان مٹا دیں۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ وہ اسلام جس میں ایک بھی مرتد ہو جاتا تو قیامت آجاتی اس میں تیس لاکھ آدمی مرتد ہو چکا ہے۔ کیا ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون پورا نہ ہوتا۔ اگر اب اسلام کی خبر نہ لی جاتی۔ تو پھر اور کونسا وقت آنے والا تھا۔

پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

کیا خدا تعالیٰ اس وقت نصرت کرے گا۔ جب یہ نام مٹ جائے گا۔ ایک طرف حدیث میں یہ وعدہ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئے گا۔ مگر اس وقت جو عین ضرورت کا وقت ہے کوئی مجدد نہ آئے۔ تعجب ہے تم کیا کہہ رہے ہو۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا تو وہ زمانہ کہ اس میں متواتر نبی آتے رہے۔ اور یہ امت جو خیر الامت کہلاتی ہے۔ اور خاتم الانبیاء (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی امت ہے۔ باوجود امت مرحومہ کہلانے کے اس میں دجال تو آئے اور پھر ایک دو نہیں تیس ۳۰ دجال۔ گویا خدا تعالیٰ کو خطرناک دشمنی ہے۔ وہ اس کو ایسا تباہ کرنا چاہتا ہے۔ کہ نام و نشان نہ رہے۔ افسوس میری مخالفت میں یہ لوگ ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور شوخی اور بے ادبی کرنے سے باز نہیں آتے۔ اس کو عملی طور پر وعدوں کا قرار دیتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک شان کرتے ہیں۔"

(الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

اظہار غیب اور قرآن شریف

۱۳۶۱ سال پہلے

حمد رب العالمیں منزل ہے جو قرآن کا — ہو سلام اس پر جو مظہر ہے خدا کی شان کا
یعنی وہ ختم الرسل پیغمبر آخر زماں — ہے محمد نام جس کا فخر ابنائے جہاں
وہ معلم اور محسن نسل انسانی کا ہے — وہ معالج درد جسمانی و روحانی کا ہے
وہ ہوا مبعوث جب دنیا میں تھا ظلم و فساد — ہر طرف مکر و دغا تھی ہر طرف بغض و عناد
تھے گرفتار معاصی مشرک و اہل کتاب — مفلسوں پر بے کسوں پر ظلم ہوتے بے حساب
بعثت احمد نزول وحی قرآں کیا ہوا — مل گیا دنیا کو اک گنجینۂ علم خدا
غیب کے اظہار نے ایماں کو محکم کر دیا — خوف سے اللہ کے ہر دل میں تقوےٰ بھر دیا
وقت سے پہلے بہت دی جائے گر کوئی خبر — پڑھنے والوں کے دلوں پہ اس کا رہتا ہے اثر
غیب کی خبروں کا رتبہ معجزوں میں ہے بڑا — اس کا رہ جاتا ہے تاریخوں میں باقی تذکرا
ایسی خبروں سے حدیثیں اور قرآں ہے بھرا — غیر مسلم تک انہیں پہنچاتے رہنا فرض تھا
ہو رہی ہے آج جو دنیا کی حالت بیشتر — دی تھی قرآں نے تکاثر میں یہ اس کو خبر

سورۃ تکاثر

مال کی کثرت کی خواہش نے کیا تم کو ہلاک — لی گئی یہ حرص تم کو کھینچ کر لو زیر خاک
اب تمہیں ہو جائیگا سب علم اپنے حال کا — دیکھ لو گے عنقریب انجام اس جنجال کا
کاش اپنے علم سے تم اس کا کر لیتے یقیں — آتش حرص آتش دوزخ سے کچھ بھی کم نہیں
دیکھو گے آنکھوں سے خود اب وہ جہنم کا سماں — آگ برسائیں گے تم پر یہ زمین اور آسماں
روٹی کو پانی کو ہر اک شے کو ترسے گا جہاں — پھر یہ پوچھا جائے گا وہ نعمتیں اب ہیں کہاں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

قادیان میں مختلف قوموں کے افراد کے آپس میں پیوند

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ پڑھا:-

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی قدرت

ہے۔ اور وہی لوگ اس قدرت کا مشاہدہ کر سکیں گے۔ اور کرتے ہوں گے۔ اور اس سے لطف اٹھا سکتے ہوں گے۔ جنہوں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی ایام

کے حالات کو دیکھا ہو۔ بعد میں آنے والے اس کا اندازہ اور قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ جبکہ قادیان ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ جب قادیان میں احمدیوں کی تعداد اس چھوٹی سی بستی میں بھی آٹے میں نمک کے برابر نہیں تھی۔ جب

ساری احمدی آبادی

صرف تین گھروں میں محصور تھی۔ ہمارا گھر تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان کا کچھ حصہ تھا۔ یا وہ مکان تھا۔ جہاں مولوی قطب الدین صاحب اب مطب کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح تیسری عمارت موجودہ مہمان خانہ کی تھی۔ یہ

صرف چار عمارتیں

اس زمانہ میں تھیں۔ درمیان کی عمارتیں۔ سامنے کی عمارتیں۔ بورڈنگ۔ اور مدرسہ کی عمارتیں سب بعد کی ہیں۔ خود یہ گھر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے۔ بہت چھوٹا سا تھا۔ اور اس کے کئی حصے اس وقت تک نہیں بنے تھے۔ تو یہ تھوڑی سی آبادی تھی۔ جو اس وقت احمدی جماعت کہلاتی تھی۔ مجھے یاد ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ

پہلا جلسہ تھا یا دوسرا

پہلا تو غالباً نہیں ہوگا۔ کیونکہ مجھے اس کا نظارہ اچھی طرح یاد ہے۔ ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ ہوا ہے۔ اور اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی۔ اس لئے غالباً یہ دوسرا جلسہ ہوگا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جہاں آج کل مدرسہ احمدیہ ہے۔ یہاں ایک پلیٹ فارم بنا ہوا تھا۔ پہلے یہاں فصیل ہوا کرتی تھی۔ گورنمنٹ نے اسے نیلام کر دیا۔ اور اس ٹکڑے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خرید لیا جہاں تک مجھے یاد ہے۔ یہ ٹکڑا زمین ستر روپوں میں خریدا گیا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ان دنوں جموں میں تھے جب آپ کو یہ اطلاع ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ زمین خریدنا چاہتے ہیں۔ تو غالباً آپ نے ہی روپے بھجوائے تھے۔ اور آپ کے روپوں سے ہی یہ زمین خریدی گئی تھی۔ اس وقت یہاں ایک چبوترہ سا تھا۔ وہ جگہ اس سے کم ہی چوڑی تھی جتنی اس

مسجد مبارک کی چوڑائی

ہے۔ لیکن لمبی چلی جاتی تھی۔ مہمان خانے کے ایک سرے سے شروع ہو کر نواب صاحب کے مکانوں کی حد تک چلی گئی تھی۔ اور وہاں فصیل کے گر جانے کی وجہ سے چبوترہ بنا دیا گیا تھا۔ دوسرا جلسہ یا دوسرے جلسے کا کچھ حصہ اس فصیل پر ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے ہم اس وقت اس جلسہ اور اس کی غرض و غایت کو سمجھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ البتہ

ایک بات

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اور میں نے اس کے متعلق بعض پرانے لوگوں سے دریافت بھی کیا ہے۔ مگر کسی نے مجھے صحیح جواب نہیں دیا۔ اور وہ یہ کہ اس چبوترے پر دو چھوٹی چھوٹی دریاں بچھا دی گئی تھیں جن پر لوگ بیٹھے تھے۔ یہ بات میری سمجھ میں اب تک نہیں آئی۔ کہ اس وقت کیا ہوا۔ کہ ان دریوں کو بار بار اٹھا کر جگہ بدلی گئی تھی۔ اور کئی بار ایسا ہوا۔ کہ پہلے ایک جگہ دریاں بچھائی جاتیں۔ اور جب لوگ بیٹھ جاتے۔ تو تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اٹھا کر دریاں اور جگہ بچھا دی جاتیں۔ نہ معلوم دھوپ پڑتی تھی۔ یا کوئی اور بات تھی۔ میں اس کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور اس وقت سے کر اب تک مجھے کوئی ایسا آدمی ملا نہیں۔ جو اس کی وجہ بتاتا مجھے بچپن کے لحاظ سے یہ نظارہ خوب یاد ہے۔ اور ایک تماشہ سا لگتا تھا۔ کہ پہلے لوگ ایک جگہ بیٹھے ہیں۔ اور پھر یک دم کھڑے ہو کر دوسری جگہ بیٹھ جاتے ہیں۔ غرض اس وقت

احمدیت کی ساری کمائی دو دریوں پر

آگئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت کی تعداد اپنی ایک کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں شائع کی ہے۔ اس کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس وقت کتنے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ پھر جس قدر نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع کئے ہیں۔ وہ سارے ایسے نہیں ہیں جو ایک وقت جلسہ میں شامل ہوئے ہوں۔ اور نہ سارے بڑی عمر کے آدمی ہیں۔ بلکہ ان میں سے کچھ حصہ تو بچوں کا ہے۔ اور کچھ ایسا ہے جو ایک وقت جلسہ میں شامل ہوا۔ اور پھر چلا گیا جلسہ سالانہ چونکہ تین چار دن رہا تھا۔ اس لئے ان شامل ہونے والوں میں سے کوئی ایک دن رہا۔ اور چلا گیا۔ کوئی دو دن رہا۔ اور چلا گیا۔ کوئی تین دن رہا۔ اور چلا گیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی جو

۳۲۷

تعداد لکھی ہے۔ ان میں نہ تو سارے بالغ تھے۔ اور نہ سارے ایک وقت میں جمع ہوئے تھے۔ بلکہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں۔ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ سو ڈیڑھ سو آدمی جلسہ میں شامل ہوتے تھے۔ اور کچھ ایسے بھی تھے۔ جو تھوڑی دیر کے لئے آتے اور چلے جاتے۔ یہ جماعت احمدیہ کا دوسرا سالانہ جلسہ تھا۔ اور اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا۔ تو اس مسجد میں جتنے لوگ نظر آرہے ہیں۔ ان سے کم ہی اس جلسہ میں نظر آتے تھے۔ پھر

خدا نے یہ برکت دی

کہ اس نے چاروں طرف سے لوگوں کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ الہام پورا ہونا شروع ہوا۔ کہ

یاتیک من کل فج عمیق

یاتون من کل فج عمیق

تیری طرف دور دور سے لوگ تحائف لے کر آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے۔ کہ سڑکوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ اس الہام کے پورا ہونے کا جو لطف ہم لوگ اٹھا سکتے ہیں۔ جنہوں نے پہلا نظارہ دیکھا ہوا ہے۔ وہ لطف وہ لوگ نہیں اٹھا سکتے۔ جنہوں نے قادیان کو بھرپور ہونے کی صورت میں دیکھا۔ وہ لوگ جنہوں نے

قادیان کو ۱۹۰۰ء میں

دیکھا تھا۔ انہیں بھی اب بہت بڑا فرق محسوس ہوتا ہے۔ مگر ہمیں تو ۱۹۰۰ء کا قادیان بھی بہت آباد دکھائی دیتا تھا۔

پھر جنہوں نے ۱۹۰۷ء میں قادیان کو دیکھا۔ وہ بھی اپنے دل میں اس کی موجودہ حالت کو دیکھ کر

بہت بڑا فرق

محسوس کرتے ہیں۔ اگر ۱۹۰۷ء میں ہماری یہ کیفیت تھی۔ کہ ہم سمجھتے تھے ہم ساری دنیا پر چھا گئے ہیں۔ اور اب قادیان بہت آباد شہر ہو گیا ہے۔ اسی طرح

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۱۳ء میں قادیان

کی اور حالت تھی۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں قادیان کی اور حالت ہوگئی۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں اس نے اور زیادہ ترقی کی۔ اور سنہ ۱۹۲۴ء میں اس کی آبادی میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا۔ حتیٰ کہ بعض وہ لوگ جنہوں نے

میری خلافت کے ایام میں

ہی قادیان کو دیکھا تھا۔ جب وہ پانچ سات سال تک قادیان میں نہ آئے۔ اور اس کے بعد انہیں قادیان کو دیکھنے کا موقع ملا۔ تو انہوں نے ذکر کیا۔ کہ پانچ سات سال کے بعد آکر ہم نے قادیان کو پہچانا نہیں۔ یہ کیسا

عظیم الشان نشان

ہے۔ جو احمدیت کی صداقت کے متعلق خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا۔ بے وقوف لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں بعض اور شہر بھی بڑھ جاتے ہیں۔ حالانکہ ان شہروں کے بڑھنے کی وجوہات ہوتی ہیں۔ مگر قادیان کے بڑھنے کی وہ وجوہات نہیں تھیں۔ بے شک اب ہوتی جائیں گی۔ کیونکہ خدا نے آخر قادیان کو ہمیشہ ان باتوں سے محروم نہیں رکھنا۔ یہاں بھی تجارتیں ہوں گی۔ اور نئے سے نئے کارخانے کھلتے چلے جائیں گے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائے دعوےٰ سے لے کر آج سے دو تین سال پہلے تک

قادیان کی ترقی

کا کوئی مادی ذریعہ نہیں تھا۔ مگر پھر بھی خدا نے اسے بڑھا کر دکھا دیا۔ اور اس طرح ثابت کردیا۔ کہ احمدیت اس کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اسی طرح قادیان میں جو مختلف قوموں کے افراد کے آپس میں پیوند لگتے ہیں۔ وہ بھی اپنی ذات میں خدا تعالےٰ کا ایک بہت بڑا نشان ہیں۔ شائد قادیان میں جتنے نکاح مختلف قوموں اور مختلف علاقوں کے لوگوں کے آپس میں ہوتے ہیں حالانکہ قادیان کی آبادی صرف دس ہزار ہے۔ اتنے نکاح مختلف علاقوں اور مختلف قوموں کے لوگوں کے درمیان شائد لاہور جیسے شہر میں بھی نہیں ہوتے ہوں گے۔ جس کی آبادی پانچ لاکھ کے قریب ہے۔ پ

ایک بہت بڑا نشان

ہے۔ جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جب تک اس زمانہ کے لوگ زندہ رہیں گے ان نشانات کو تازہ رکھیں گے۔ مگر بعد میں آنے والے ان نشانات کو صرف کتابوں میں پڑھیں گے۔ اور کتابوں میں پڑھ کر وہ لطف نہیں اٹھا سکیں گے۔ جو ہم اٹھاتے ہیں۔ ہم

کتابوں میں

ہمیشہ پڑھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار نے یہ دکھ دیا۔ وہ دکھ دیا۔ اور پھر ان دکھوں کے بعد خدا تعالےٰ نے کفار کو اس اس رنگ میں اپنے عذاب کا نشانہ بنایا۔ مگر اس کا ہمیں وہ لطف نہیں آسکتا۔ جو حضرت ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ کو آیا کرتا تھا۔ اور نہ اگلی نسل کو وہ لطف آسکتا ہے۔ جو آج ہمیں اللہ تعالےٰ کے نشانات دیکھ کر آتا ہے۔ آئندہ آنے والے اپنے

دل کو تسلی دینے کے لئے

ضرور خیال کرلیا کرتے ہیں۔ کہ اتنی گری ہوئی حالت تو نہیں ہوسکتی تھی۔

بہرحال جو دیکھنے والے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ ہم میں سے کوئی یوپی کا باشندہ ہوتا ہے۔ کوئی سی۔پی اور بنگال کا رہنے والا ہوتا ہے۔ کوئی سرحد میں رہتا ہے کوئی سندھ میں رہتا ہے۔ کوئی پنجاب میں رہتا ہے۔ اور پھر ان کے آپس میں احمدیت کے ذریعہ اس طرح جوڑ ملتے ہیں۔ کہ وہ دونوں ایک چیز ہو کر رہ جاتے ہیں بعض دفعہ علاقوں میں فرق ہوتا ہے بعض دفعہ رسم و رواج میں فرق ہوتا ہے بعض دفعہ تمدن میں فرق ہوتا ہے۔ بعض دفعہ زبان میں فرق ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی ان کے

آپس میں نکاح

ہو جاتے ہیں۔ ہم نے قادیان میں ٹھیٹھ پنجابیوں کو ٹھیٹھ ہندوستانیوں سے بیاہ کرتے دیکھا ہے۔ ہم نے قادیان میں ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ بیوی اردو کا ایک لفظ نہیں بول سکتی۔ اور خاوند پنجابی کا کوئی لفظ نہیں سمجھ سکتا۔ ہم نے

قادیان میں

خاوند کو پشتو میں بڑبڑاتے ہوئے اور بیوی کو اردو میں چہچہاتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ بیوی کا سارا دن سر پتا چلتا رہتا ہے۔ اور میاں نے عمر بھر میں کبھی پان نہیں کھایا ہوتا۔ یہ نظارے ہم نے قادیان میں اکثر دیکھے ہیں

قرآن مجید میں لاسلکی نشر اور آتشین جنگ کا ذکر

(۱)

قرآن مجید کے آخری پاروں میں خصوصیت سے آخری زمانہ کے متعلق عظیم الشان خبریں موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں سورۃ المرسلات کی پیشگوئی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جس کے شروع میں لاسلکی (بے تار برقی) موجوں اور ان سے بڑے بڑے کام لئے جانے کا ذکر ہے۔ اور صلیب پرست اقوام یاجوج ماجوج کے لئے "یوم الفصل" کے قیام کا ذکر اور آخر میں آتش بار کلوں کے ذریعہ ایک آتشیں جنگ کی پیشگوئی ہے۔ اور یہ ذکر کہ مکذبین کا انجام کیا ہوگا؟ قرآن مجید کی یہ مہتم بالشان پیشگوئی درج کرنے سے پیشتر لاسلکی کے متعلق کچھ بیان کرنا ضروری ہے

لاسلکی نظام

لاسلکی دنیا کی عظیم ترین ایجادوں میں سے گنی جاتی ہے۔ اور اس کا جال تمام عالم میں پھیل رہا ہے۔ لاسلکی موجیں نشرگاہوں سے چھوڑی جاتی ہیں۔ اور ریڈیو مشین کے ذریعہ وصول کی جاتی ہیں۔ آج یہ موجیں فضا میں ہر آن چکر کاٹ رہی ہیں۔ بڑے بڑے شہروں میں براڈکاسٹنگ سٹیشن قائم ہیں۔ اور بہت سے گھروں میں پارکوں میں ان موجوں کو پکڑنے والے آلے موجود ہیں۔ جن کے ذریعہ ہم ساری دنیا کی خبریں اور دیگر پروگرام سنتے ہیں۔ باہمی میل جول کے حیرت انگیز سامانوں کو دیکھ کر لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ دنیا ایک شہر کی طرح ہوگئی ہے۔ لیکن لاسلکی موجوں کے ذریعہ دنیا والے اور بھی ایک دوسرے کے قریب ہوگئے ہیں۔ آپ گھر بیٹھے جس طرح اپنے عزیزوں اور دوستوں سے باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ ہزاروں میل کے فاصلہ سے ان کی آواز سن سکتے ہیں۔ اور اپنی آواز پہونچا سکتے ہیں۔ اب تو لاسلکی میں یہاں تک ترقی ہوچکی ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں۔ کہ آپ جس سے بات کرنا چاہیں گے آلہ دور نمائی (ٹیلی ویژن) کے ذریعہ اس کی صورت بھی سامنے نظر آئے گی۔ اور آپ کی صورت وہ دیکھ رہا ہوگا۔

لاسلکی کے عالمگیر فائدے

ذرا سوچئے تو اگر ایک دن کے لئے بھی لاسلکی کو روک دیا جائے۔ تو دنیا کا کیا حال ہو جائے۔ سمندر میں مصیبت زدہ جہاز بے بسی کے عالم میں ڈوب جائیں۔ اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ ہوائی جہاز آنے والے طوفان سے بے خبر اڑیں۔ اور بے اطلاع تباہ ہو جائیں۔ غیر ممالک کی خبروں سے ہم محروم ہو جائیں۔ اور کاروبار والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ دنیا کا بازار کس رنگ میں جا رہا ہے۔ انہیں اس کی خبر نہ ہو۔ اس میں کون شک کرسکتا ہے کہ اس ایجاد نے ہمارے خیالات میں انقلاب پیدا کردیا ہے۔ دوری اور نزدیکی اب ہمارے لئے کوئی خاص معنی نہیں رکھتی یہ عظیم دنیا اب ہمارے سامنے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اس کا کوئی متمدن کونہ اب نہیں ہے۔ جہاں سے ہم گھر بیٹھے بات نہ کرسکیں۔ اور متمدن تو چھوڑ یئے اب تو لوگ قطب شمالی کے رہنے والوں سے بھی بات چیت کرسکتے ہیں۔ اور ان کی خیر و عافیت پوچھ سکتے ہیں۔ اخبارات کے ذریعہ لوگوں تک پیام پہنچانا پرانے زمانہ کی بات ہوگئی ہے۔ اب جس کا جی چاہے جاہل عالم سب کو خود خطاب کرسکتا ہے۔ اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے سارے عالم کو گفتگو سنا سکتا ہے۔ سمندر کے سفر میں (امن کے زمانہ میں) اب نہ خوف باقی رہا ہے۔ نہ دہشت اس مفید ایجاد نے سمندر کو شہروں کی سڑکوں سے زیادہ محفوظ بنا دیا ہے۔ اب کسی برف کے تودے کی مجال نہیں۔ کہ کسی جہاز کو تباہ کردے لاسلکی اس کی آمد آمد کی خبر جہازوں کو پہلے سے ہی دے رکھتی ہے۔ (اقتباس از معلومات سائنس باب لاسلکی) یہ تو ہوئے لاسلکی کے عالمگیر فوائد اب لاسلکی نشر کی مختصر داستان سنیئے۔

لاسلکی نشر کیونکر ہوتا ہے

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ کہ جن مشینوں سے ہم پروگرام سنتے ہیں۔ یعنے ریڈیو مشین وہ صرف آواز وصول کرنے کے کام کی ہوتی ہے۔ اسی لئے اس کو آواز گیر یعنے آواز وصول کرنے والا کہتے ہیں۔ اس سے ہم دوسروں کی سن سکتے ہیں۔ مگر اپنی سنا نہیں سکتے۔ آواز نشر کرنے۔ یا دوسری جگہ پہونچانے کا کام ایک دوسرے آلے کا ہوتا ہے۔ جو کہ آلۂ نشر (ٹرانس مٹر) کہلاتا ہے۔ نشرگاہوں میں جو پروگرام ہوتا ہے۔ اُسے ایک "مائیکروفون" حاصل کرتا ہے۔ یہ آلہ آواز کی طاقت کو برقی قوت یعنے بجلی کی لہروں میں تبدیل کر کے آلاتِ نشر تک پہنچا دیتا ہے۔ آلاتِ نشر مرتعش ہو کر ان لہروں کو ایریل یعنے ٹرانس مٹر کے بلند و بالا کھمبے کے ذریعہ صاف اور کھلی فضاء میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اور فضاء میں لاسلکی موجیں پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ موجیں روشنی کی رفتار سے یعنے ایک سکینڈ میں ۱۸۶۰۰۰ میل کی رفتار سے تمام عالم میں پھیل جاتی ہیں۔ جہاں جہاں آواز گیر یعنی ریڈیو ہیں وہاں تک لاسلکی موج اثر کرتی ہے اور آواز گیر میں بجلی کی رو پیدا کر دیتی ہے۔ یہ رو بہت خفیف ہوتی ہے۔ ریڈیو کے بکس میں جو صمام (والو) لگے ہوتے ہیں وہ ان کی افزائش کرتے ہیں۔ پھر یہ مختلف آلات سے گذر کر آلۂ نشرِ صوت (لاؤڈ سپیکر) میں داخل ہوتی ہے۔ اور پھر سے آواز بن کر لوگوں کے کانوں تک پہنچتی ہے

لاسلکی لہروں کی ایک خصوصیت

لاسلکی موجیں فضاء میں پھیل جانے کے باوجود بھی اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتی ہیں۔ کہ وہ انہی مخصوص آواز گیروں کو چھوتی ہیں۔ جو ان کے لئے خاص طور پر ملائے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ مختلف آلاتِ نشر سے نکلی ہوئی مختلف طول کی فضا میں بکھری ہوئی موجیں ایک دوسرے سے تعرض نہیں کرتیں۔ اور اپنے مخصوص آواز گیروں ہی میں داخل ہوتی ہیں۔ اور ان موجوں کے طول میں کہیں کبھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر فرق پڑ جاتا تو ناممکن تھا کہ ہم کسی ایک ریڈیو سٹیشن کو سن سکتے (معلومات سائنس باب لاسلکی) یہ ہے۔ لاسلکی نشر کی مختصر داستان جس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) پہلے آواز کو بجلی کی رو میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ بجلی کی رو آلاتِ نشر تک پہنچتی ہے۔ آلاتِ نشر مرتعش ہو جاتے ہیں۔ اور ایک بلند و بالا مینار کے ذریعہ فضاء میں یہ ارتعاش پھیلا دیتے ہیں۔ اسی ارتعاش کا نام لاسلکی موج ہے۔

(۲) ان موجوں کی تیز رفتاری کا یہ حال ہے۔ کہ روشنی کی رفتار (۱۸۶۰۰۰ میل فی سیکنڈ) سے تمام عالم میں پھیل جاتی ہیں۔

(۳) ان لہروں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنا فرق اور امتیاز قائم رکھتی ہیں۔ ایک دوسرے سے تعرض نہیں کرتیں۔ بلکہ ممیز رہتی ہیں (بشرطیکہ مختلف طول کی ہوں) اگر کہیں فرق پڑ جاتا۔ اور یہ لہریں خلط ملط ہو جاتیں۔ تو ناممکن تھا کہ ہم ان کے ذریعہ کوئی پروگرام سن سکتے۔

(۴) آخری مرحلہ یہ ہے۔ کہ ریڈیو مشین کو جس نشرگاہ سے پروگرام سننا مطلوب ہو اس سے ملا دیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ "لاسلکی آلۂ نشر" اور آواز گیر (ریڈیو) کو اس طرح ہم آہنگ کیا جائے۔ کہ آخر الذکر صرف اسی موج کو محسوس کر سکے۔ جو اول الذکر بھیج رہا ہو۔ چنانچہ جب یہ لہریں ریڈیو مشین میں پہنچتی ہیں۔ تو مختلف آلات سے گزرتی ہوئی پھر سے آواز بن کر ہماری سمع خراشی کے لئے باہر نکلتی ہیں۔ مختصر یہ کہ پہلے آواز کو نشرگاہ میں برقی قوت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان برقیات کو فضاء سے اخذ کر کے ریڈیو مشین کے ذریعہ پھر سے آواز کی شکل دی جاتی ہے۔

قرآن مجید کی پیشگوئی

لاسلکی نشر کے مذکورہ مراحل کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب قرآن مجید کی وہ پیشگوئی جس میں لاسلکی کا ذکر ہے ملاحظہ ہو۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ گواہ ہیں وہ (برقی لہریں) جو بلندی سے چھوڑی گئیں۔ یا جو لگاتار چھوڑی گئیں۔ عُرفاً کے معنے ہیں (۱) عُرفاً اے ارسالاً متتابعاً یتبع بعضھا بعضاً یعنے لگاتار (۲) بلند جگہ مثلاً عَلَمٌ جھنڈا والرمل ٹیلہ۔ المکان المرتفعان اونچا مکان۔ الرحلۃ ظَہرھا المشرف۔ ٹیلے کی چوٹی۔ الاعراف من الریاح اعالیھا بلند ہوائیں (قاموس) "ما ارتفع من الرمل او مکان و نحو ذالک" کسی ٹیلہ یا مکان کی چوٹی۔ یا اسی طرح کسی چیز کا بلند حصہ (منجد) قرآن مجید میں اصحٰب الاعراف آیا ہے یعنی بلندیوں والے۔ مختصر یہ کہ عُرف سے ایک بلند مرتفع مکان یعنی اونچی جگہ کو کہتے ہیں۔ ایسا ہی جو بلند زمین ہو۔ وہ بھی عراف کہلاتی ہے۔ پس والمرسلات عرفاً کے معنے یہ ہوئے گواہ ہیں وہ (برقی لہریں) جو بلندی سے چھوڑی گئیں۔ یا جو لگاتار چھوڑی گئیں۔ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر وہ تیز رفتاری سے چلنے لگتی ہیں۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور آواز کو دور دور نشر کر دیتی ہیں۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ پھر وہ فرق کرتی ہیں یعنی وہ باہم فرق و امتیاز قائم رکھتی ہیں۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا پھر وہ بات کو ڈال دیتی ہیں

ناظرین کرام آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ لاسلکی نشر کے یہی مرحلے ہیں۔ جو قرآن مجید نے گنوائے۔ (اول) یہ کہ لاسلکی موجیں ٹرانس مٹر کے مینار کے ذریعہ بلندی سے لگاتار چھوڑی جاتی ہیں۔ ٹرانس مٹر کو ہم عربی میں مُرسِل کہیں گے یعنی (لہریں) ارسال کرنے والا۔ کیونکہ یہی آلہ لاسلکی لہریں فضاء میں بکھیرتا ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ ٹرانس مٹر یعنے مُرسِل سے چھوڑی ہوئی لہروں کے لئے مُرسلات نہایت ہی موزوں لفظ ہے (۲) دوسرے مرحلے میں یہی مُرسلات۔ عاصفات بن جاتی ہیں۔ یعنی یہ لہریں تیزی و تندی سے سارے عالم میں پھیل جاتی ہیں (۳) پھر انہی لہروں کو ہم ناشرات کہیں گے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ آواز کو دور دور نشر کیا جاتا ہے۔ (۴) یہی موجیں ہیں جن کا نام فارقات ہے کیونکہ یہ باہم فرق کرنے والی ہیں۔ اور اپنا فرق و امتیاز قائم رکھتی ہیں۔ (۵) آخری مرحلہ میں پہنچ کر یہی موجیں مُلقیات بن جاتی ہیں یعنے بات کو ڈال دیتی ہیں۔ چنانچہ یہی موجیں ریڈیو مشین کے ذریعہ آواز میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

فارقات سے مراد مختلف لہروں میں فرق کرنے والے آلات یعنی ریڈیو سٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ امتیاز اور فرق کرکے موجیں وصول کرنے والا آلہ ہے۔ فرق و امتیاز کے یہ معنی ہیں کہ ریڈیو مشین اسی آواز کو محسوس کرتی ہے جو کہ آلۂ نشر (ٹرانس مٹر) بھیج رہا ہو۔ پس یہ آلہ لہروں میں فرق کرنیوالا ہے۔ جس سٹیشن کی برقی لہر آپ وصول کرنا چاہیں گُھنڈی گھمانے سے وہی لہر آواز بن کر باہر نکلے گی دوسری نہیں۔ اگر یہ فرق کرنے والا آلہ نہ ہو۔ تو آپ کچھ بھی نہیں سن سکتے۔

قارئین کرام آپ غور کریں۔ یہ قرآن کریم کی کتنی زبردست پیشگوئی ہے! یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے فی زمانہ لاسلکی نشر کا اچھی طرح مطالعہ کیا۔ اور اس کا نچوڑ پیش کر دیا ہو۔ لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی آج سے ساڑھے تیرہ صد سال قبل ایک امی بادیہ نشین نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے نکلی۔ تو اس اعجاز کے سامنے زبان گنگ ہو جاتی ہے۔ اور نطق بے بساط اور بے اختیار دل سے اس مخبر صادق کے لئے درود و سلام نکلتا ہے۔ اللھم صل علےٰ محمد و بارک وسلم۔ یہ پیشگوئی یہیں ختم نہیں

اعلان عام

میاں بدرالدین صاحب عرف سائیں حجام ساکن محلہ ارائیاں قادیان نے اپنا مکان فروخت کرنیکا سودا ہمارے ساتھ کر لیا ہے۔ بیعانہ دیا جا چکا ہے۔ اور تھوڑے دنوں تک بیع کی رجسٹری بقایا قیمت ادا کر کے کروا لی جائے گی۔

پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آج کے بعد کوئی دوست اس مکان کی کفالت پر میاں بدرالدین صاحب مذکور کو کوئی رقم وغیرہ نہ دیں۔ اگر کوئی ایسا کریگا۔ تو وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ وار ہوگا۔ نیز اگر کسی دوست نے قبل ازیں اس مکان کی کفالت پر کوئی رقم میاں بدرالدین صاحب کو دی ہوئی ہو۔ تو وہ بھی دس دن کے اندر اندر مجھ کو تحریری طور پر اطلاع دیں اور اس کے متعلق اگر کوئی کاغذات وغیرہ ان کے پاس ہوں تو وہ بھی مجھے دکھلا دیں۔ پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ المعلن سید محمد حسین شاہ مختار عام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مسلمان یہود کے نقشِ قدم پر

ایک گذشتہ پرچہ میں اخبار "الجدیث" کے حوالہ سے بتایا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان یہودیوں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی انفرادی رائے نہیں۔ مسلم اخبارات کی طرف سے اس حقیقت کا اعتراف قریبًا اجماع کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ قبل ازیں بھی اخبار "الجدیث" لکھ چکا ہے۔ کہ "جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی تحسبھم جمیعًا وقلوبھم شتّٰی وہی ہمارے حق میں ہے"

(الجدیث ۲۶ ر دسمبر ۱۹۰۹ء)

پھر لکھا ہے۔ "قرآن کریم میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ وہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے افسوس آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے" (۱۹ ر اپریل ۱۲ء)

اخبار وکیل ۱۶ ر اپریل ۱۹۲۱ء میں لکھا گیا۔ "آج مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب والی مثل ہم پر صادق آ رہی ہے۔ اسلامی لٹریچر سے نابلد ہونے کے باعث ہماری حالت رفتہ رفتہ یہود اور بنی اسرائیل کی سی ہو رہی ہے۔ بڑے سے بڑا گریجوایٹ اور اکھڑ سے اکھڑ ملاّ بھی اپنے مسلمان ہونے کی علتِ غائی بتانے میں فقط ایک ہی دلیل مسلمانوں کے گھر میں جنم لینا پیش کر رہا ہے۔ روحانی پیشوا ایک دوسرے کی تکفیر اور خانہ جنگی کے قواعد کی ترتیب میں منہمک ہیں۔"

اخبار وطن ۵ ر جولائی ۱۶ء نے لکھا۔ "بدنصیبی سے جو حال یہود کا آج سے تیرہ سو برس پیشتر تھا۔ تقریبًا وہی آج مسلمانوں کا ہے.... ہر ایک طبقہ علماء کا یہی کہتا سنائی دیتا ہے۔ کہ جو کچھ اسلاف لکھ گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے بس ہے۔ شریعت ختم ہے۔ آراء سلف پر۔ یہی عذر یہود کا تھا۔"

علماء بہار کا غیر معمولی اجلاس" کے عنوان سے ایک اشتہار ۲۳ء میں العدل پریس بانکی پور میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ اس میں لکھا گیا "عالمِ اسلامی کی تباہی و بلاخیز طوفان حوادث بالخصوص مسلمانانِ ہند پر مصائب و آلام کے روز افزوں ہجوم کے اسباب یہ نہیں کہ تمہاری جیبیں زر و جواہر سے خالی ہیں۔ تم میں علم و ہنر نہیں۔ تم میں صنعت و حرفت کا نام نہیں۔ تمہاری تعداد کم ہے تمہارے قبضہ میں میگزین اور توپ و تفنگ نہیں۔ بلکہ اصل سبب یہ ہے۔ کہ تمہاری زندگی غیر شرعی اور جاہلیت کی زندگی ہے۔ تم نے اپنا کوئی شرعی مرکز نہیں بنایا ہے۔ جس کے گرد تم پروانہ وار طواف کرتے۔ تم نے اپنا مذہبی محور قرار نہیں دیا۔ جس پر تم سبھول کی گردش ہوتی۔ یعنی تم نے قریبًا ڈیڑھ سو برس سے اپنا امیر شریعت کسی کو تسلیم نہیں کیا۔ جس کے آگے سر اطاعت خم کرتے اور اس کے اشارہ پر عاشقانہ والہانہ دوڑتے یعنی اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوتے۔ تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی اور اس پر چلے اور اس سے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔"

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے عرصہ ہوا لکھا تھا۔ "طرفہ تر یہ کہ اس تکفیر کے چند مفتریات اور اتہامات قائم کر کے علماء حنفیہ سے جو اس گروہ (الجدیث) کو کافر بنا چکے ہیں۔ فتوئی کفر لیتے پھرتے ہیں۔ انہوں نے یہودیوں کے کان بھی کاٹے...... ان کی منی لفت اور ایذاء رسانی کی تجاویز سوچنے کو آپ کی کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ کیا یہ دین میں "تشدد" اور "غلو" نہیں جس پر خدا تعالیٰ نے یہود وغیرہ کو برا کہا ہے۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۱۰ زیر عنوان "الجدیث میں نااتفاقی")

پس اخبار "الجدیث" کے تازہ پرچہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ کوئی نئی بات نہیں۔ عرصہ سے اس کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ اور روز بروز اس میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ مگر حیرت اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ اُن کی حالت یہود اور نصارٰی کی سی ہو گئی۔ انہیں اقرار ہے کہ جو عیوب اور نقائص یہودیوں اور عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں وہی ان کے اندر بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اس طرح گویا وہ اس بات کو مانتے ہیں کہ اُن میں اور یہود و نصارٰی میں کوئی فرق نہیں رہا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے افراد کا خدا تعالیٰ کے انتہائی غضب کے نیچے آنے کا اُن کو اقرار ہے۔ لیکن یہ بات ماننا کہ اس امت کا کوئی فرد اللہ تعالےٰ کی طرف سے انعام نبوت بھی پا سکتا ہے۔ ان کے نزدیک کفر ہے۔ افراد امت کا بکثرت مثیلِ یہود و نصارٰی بننا تو وہ مان سکتے ہیں۔ لیکن کسی ایک فرد کا بھی اس امت میں سے مثیلِ مسیح ہونا وہ ہرگز ماننے کے لئے تیار نہیں۔ انہیں یہ ایمان رکھنے میں قطعًا کوئی تامل نہیں۔ کہ اس امت کے افراد یہود بن کر خدا تعالےٰ کے غضب کے انتہائی طور پر مورد ہو چکے ہیں لیکن یہ کہ ان میں سے کوئی خدا تعالےٰ کا پیارا بھی بن سکتا ہے۔ کوئی خدا تعالیٰ کے کلام سے بھی مشرف ہو سکتا ہے۔ اور کوئی بارگاہ ایزدی سے قرب کا مقام بھی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ نہیں مان سکتے اور پھر لطف یہ کہ اس محرومی اور دائمی محرومی کے باوجود وہ زبان سے اس امت کو خیر امت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور سید المرسلین بھی کہتے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ بھی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے قرب کے بلند ترین مقام پر ہیں۔ اور اسوجہ سے آپ کی امت کا مقام بھی دیگر امتوں سے بلند تر ہے۔ لیکن یہ تو ہے زبانی دعوے۔ عملاً اُن کا جو عقیدہ ہے۔ وہ یہ کہ یہ امت ہر قسم کے عذابوں میں تو (باقی)

دوائی عسرِ طمث
یہ دوائی کمی حیض کیلئے نہایت مفید ہے
قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ
طبیب عجائب گھر قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع دے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۴۸:- منکہ سید اقبال احمد ولد سید ارتضیٰ علی صاحب قوم سید پیشہ طالبعلم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۸ء دریا گنج دہلی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ ‎$\frac{8}{42}$‎ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں میری آمدنی ۵ روپے ماہوار جیب خرچ ہے۔ جو مجھے میرے والد صاحب سے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:- سید اقبال احمد

گواہ شد:- سید ارتضیٰ علی والد موصی

گواہ شد:- مرزا منیر احمد

آپکو لڑکے کی خواہش ہے
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ اُن کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے۔ تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام
ھمدرد نسواں
ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

قرص جواہر
قوت مردی اور اعضاء رئیسہ ہر دو کیلئے قوت اور فرحت کا خزانہ
یکصد قرص ۱۲/ للعہ
دوائی نعمت الٰہی
اولاد نرینہ کیلئے مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس دس روپے صرف
کے منگوانے کا پتہ:- دواخانہ نور الدینؓ قادیان

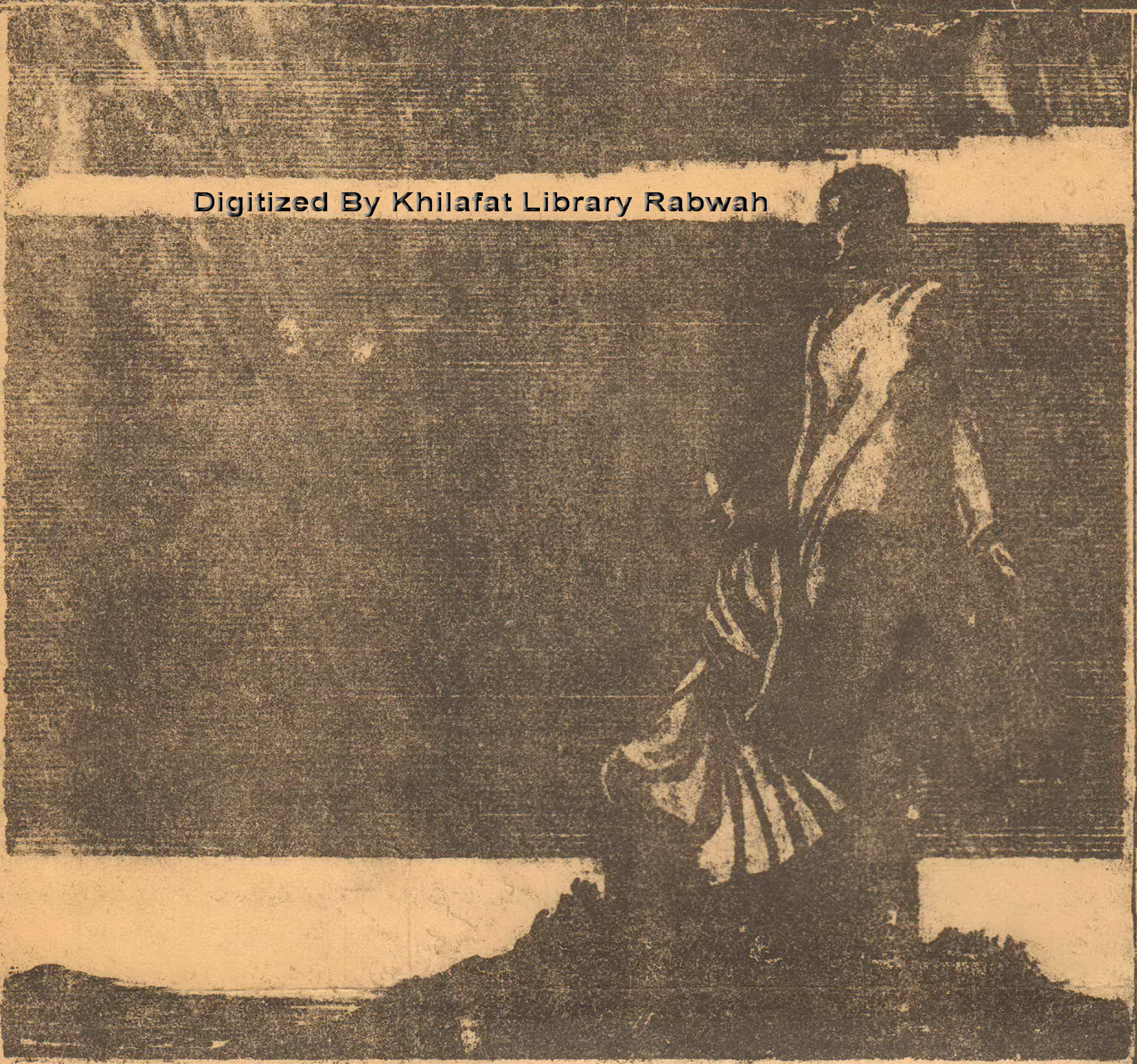

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمارا خواب شیریں!

ہمارے قومی رہناؤں نے ہندوستان کے درخشاں مستقبل کا جو خاکہ تیار کیا تھا۔ اس پر آج پانی پھر جانے کا وقت آگیا۔ اتنے عرصہ تک باعزت جدوجہد کے بعد اب خود مختار حکومت حاصل ہونے کا وقت آیا ہے۔ اور ایسے وقت پر اگر جاپانیوں نے حملہ کر دیا۔ تو ہماری تمام امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔ اور لوگوں میں بیداری کا جذبہ پیدا کرنے کی ہماری تمام کوششیں جہاں کی تہاں دہری رہ جائیں گی۔ جس طرح چین اور روس کے رہناؤں نے اپنے برادرانِ وطن کو ایک نئی زندگی بخشی ہے اس طرح ہمیں اپنے ملک میں کرنے کا موقعہ کبھی نہیں ملے گا۔ اپنے آٹھ کروڑ خاندانوں کی خوشحالی اور تندرستی قائم رکھنے اور اُن کی معاشرتی وتمدنی ترقی کے متعلق جو فرض ہم پر عائد ہوتا ہے۔ اس کی بجا آوری ہم سے کبھی نہ ہوسکے گی۔

ہمیں اپنے پر غیر ملکیوں کا اقتدار پسند نہیں۔ جاپانیوں کی چڑھائی سے ہمیں کیا نقصان پہنچے گا۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ابھی ہمیں کتنی آزادی حاصل ہے۔ ہمیں اپنے کتنے حقوق محفوظ رکھنا ہیں۔ کونسی چیز ہمیں حاصل کرنا ہے۔ اور کونسی چیز ہمیں حاصل نہیں ہوئی ہے۔ ان سب باتوں پر ہمیں غور کرنا چاہیئے۔

لوگوں کی مصیبتوں کو کم کرنے کے لئے ہی شائد فرنچ انڈو چائنا کے گورنر اور سیام کے رہناؤں نے جاپانی فوجوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے دیا ہوگا۔ لیکن اب وہ پچھتاتے ہونگے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ جاپان کی فوج کے حاکموں کی مرضی کے مطابق وہ ان کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ جاپانی جنگی حاکم بڑے ہی رجعت پسند، وحشی اور ذلیل ہیں۔

اپنے ملک کو بچانے کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کو متفق ہو کر جاپان کا منظم طور پر مقابلہ کرنا چاہیئے

آپ خود ہی غور کیجئے ——— اور متفق ہو کر کام کیجئے

یہی ہے ہمارا قومی جنگی محاذ کا لائحہ عمل

نمبر ۹۲۱۸ :- منکہ محمد عثمان نور ولد مولوی نور محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اغلباً سنہ ۱۹۳۰ء ساکن بھدرک حال سمبلپور صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میرے والدین بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں (اطال اللہ بقاءہم) البتہ میرا گذارہ اپنی ماہوار آمد پر ہے جو بحالات موجودہ الغہ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک عذاب ہے اسکا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے۔ جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اسکا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا، اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

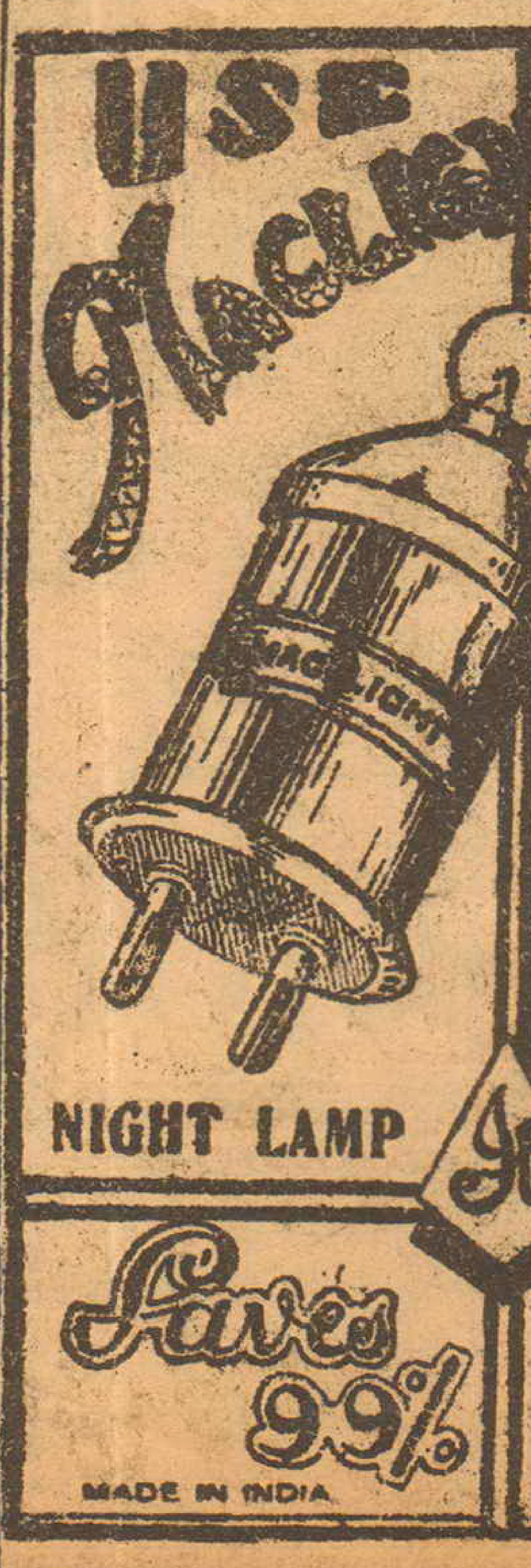

میک لائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں
بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B. 44

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۶ ستمبر - سٹالن گراڈ پر بڑھنے کے لئے جرمن جوں جوں سپاہی۔ ٹینک اور ہوائی جہاز لڑائی میں جھونک رہے ہیں خطرہ زیادہ بڑھتا جا رہا ہے اور ہر گھنٹہ حالت نازک ہوتی جا رہی ہے۔ اسوقت مغرب۔ جنوب مغرب اور شمال مغرب تین اطراف سے دشمن شہر پر بڑھنے کی کوشش میں ہے اور بھاری دباؤ ڈال رہا ہے۔ سب سے زیادہ نازک حالت مغرب میں ہے۔ یہاں دشمن ایک بیرونی گاؤں پر قابض ہو کر وہاں قلعہ بندی کر رہا ہے یہ گاؤں فوجی لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جرمن طیارے دریائے والگا پر بھی سخت حملے کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہی ایک رستہ ہے جس سے روسیوں کو کمک مل رہی ہے۔ جرمن طیاروں کو کافی کمک مل گئی ہے۔ کاکیشیا میں موزڈاک کے محاذ پر روسی دشمن کا زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور اسے گروزنی کے تیل کیطرف بڑھنے سے روک رہے ہیں۔ اور دشمن کے ان دریائی مورچوں کو برباد کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جو دشمن نے دریائے ٹیرک کے جنوبی کنارے پر بنائے ہیں۔ وسطی علاقہ میں ماسکو کے مغرب میں روسیوں نے جرمنوں کو ایک اہم بستی سے نکال دیا ہے۔ لینن گراڈ کے جنوب مشرق میں روسی برابر پیش قدمی کر رہے ہیں۔ اور روسی توپیں جرمن قلعہ بندیوں کے پرخچے اڑا رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - گذشتہ شب ۹ بجے سے قبل بوڈاپسٹ۔ لکسمبرگ۔ بریمن اور کیلیے وغیرہ کے ریڈیو سٹیشن یکایک بند ہو گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان شہروں پر حملہ ہو رہا تھا۔ سوموار کی رات کو برطانی طیاروں نے جرمنی میں دلہم شادن پر جو چھاپہ مارا وہ بہت سخت تھا۔ اس میں چار چار ہزار پونڈ کے بم گرائے گئے۔ ایک جگہ بہت زور کا دھماکا ہوا۔ جو ظاہر کرتا ہے کہ تیل کے کسی گودام میں زبردست آگ لگ گئی تھی۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - کل بھاری امریکن بمباروں نے کریٹ پر حملہ کیا۔ ایک جہاز پر بم لگے اور اسے آگ لگ گئی۔

قاہرہ ۱۶ ستمبر - اتحادی طیاروں نے اتوار کی رات کو اسقدر بھاری تعداد میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے کہ اس سے قبل کسی ایک حملہ میں اتنے ہوائی جہازوں نے حصہ نہ لیا تھا۔ طبروق اور بن غازی میں بندرگاہ اور جہازوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔

واشنگٹن ۱۶ ستمبر - امریکن بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکن طیاروں نے جزائر الیوشن میں کسکا پر حملہ کیا اور جاپانی جہازوں پر بم برسائے۔ برلن کے ایک تار میں کہا گیا ہے کہ ۲۸ اگست کو ایک جاپانی طیارہ بردار جہاز وزنی ۱۷ ہزار ٹن پر چار بم اور ایک تارپیڈو لگا۔ جس سے وہ غالباً اب تک غرق ہو چکا ہوگا۔ اسی طرح ایک بڑے جنگی جہاز۔ ایک فوج بردار جہاز۔ دو کروزر اور ایک آبدوز کو نقصان پہنچایا گیا۔ تار میں یہ ذکر نہیں کہ سب کچھ کس جگہ ہوا۔

کلکتہ ۱۶ ستمبر - بنگال کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کانگرسیوں کی طرف سے ریلوں اور تاروں وغیرہ کو نقصان پہنچانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ دشمن کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں۔ صوبہ بنگال میں یہ ہنگامے زیادہ نہیں ہوئے تاہم کلکتہ اور اسکے آس پاس شورش ہوئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہوائی حملوں سے بچاؤ اور ہوم گارڈ کے کام کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں۔ آپ نے ان انتظامات کو بھی بیان کیا جو خطرہ کے وقت کلکتہ سے لوگوں کو نکالنے کیلئے کئے جا چکے ہیں۔

لاہور ۱۵ ستمبر - آج پولیس نے لاجپت رائے بھون پر قبضہ کر لیا۔ اور اس میں لاجپت رائے ہال، لائبریری پنجاب اسمبلی کانگرس پارٹی کا دفتر۔ ہفتہ وار اُردو اخبار "ہریجن" کا دفتر۔ پنجاب سیوا گرام منڈل "ہریجن" سیوا سنگ وغیرہ کے دفاتر کو مقفل کر دیا۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور بعض دوسرے نظر بند کانگرسیوں کے اہل و عیال بھی یہاں رہتے ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا، کہ کل پانچ بجے شام تک یہاں سے نکل جائیں۔ یہ قبضہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت اسوجہ سے ہوا ہے کہ اسے خلاف قانون جماعتوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

لاہور ۱۵ ستمبر - پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ کے اخباروں اور رسائل کے ایڈیٹروں کو حکم دیا ہے کہ طلباء یا انہیں مدد دینے والی انجمنوں کی ایسی سرگرمیوں کے متعلق جو کانگرس کی موجودہ شورش سے تعلق رکھتی ہوں۔ کوئی خبر سپیشل پریس ایڈوائزر کو دکھانے سے قبل شائع نہ کریں۔

ماسکو ۱۶ ستمبر - سٹالن گراڈ کے سامنے اب دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔ برلین میں کہا جاتا ہے کہ اب یہ لڑائی فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر - محوریوں نے یہ خبر مشہور کی ہے کہ برطانی فوجوں نے طبروق پر پیراشوٹ اتارے لیکن لنڈن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

دہلی ۱۵ ستمبر - آج سنٹرل اسمبلی میں جب ملک کی عام حالت پر بحث ہوئی۔ تو ہوم ممبر نے کہا۔ کہ جو اطلاعات گورنمنٹ کو حاصل ہیں۔ ان کی موجودگی میں ہم ملک میں گڑبڑ کے واقعات کی ذمہ داری سے کانگرس کو بری قرار نہیں دے سکتے۔ اس شورش کے دوران میں ساٹھ مقامات پر فوج بلانی پڑی۔ ۳۱ کنسٹیبل اور گیارہ گورے سپاہی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہوم ممبر نے کہا کہ مسلمان اور اچھوت مجموعی طور پر اس گڑبڑ سے الگ رہے ہیں۔ ہم اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کسی بھی صورت حال پر قابو پانے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے، کہ نائب وزیر اعظم برطانیہ مسٹر سی۔ آر۔ اٹیلے اوٹاوہ جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - امریکن بحری فوج کے ساتھ رائٹر کا جو نمائندہ ہے اسکی اطلاع ہے۔ کہ جاپانی اسوقت جزائر سالومن پر ایک جدید حملہ کی تیاریوں میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے آئندہ چند ہفتے تاریخ جنگ میں ایک فیصلہ کن جنگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

برلین ۱۵ ستمبر - جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ جنوب مغربی مڈغاسکر کے ایک اہم شہر میواٹ نانا جی پر برطانی قبضہ کو وشی میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔

پٹنہ ۱۵ ستمبر - بہار گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ پٹنہ میں ایک سپیشل جج مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو کانگرسی شورش سے متعلق مقدمات کی سماعت کریگا۔ اس نے ایک مقدمہ میں آٹھ افراد کو سزائے موت دی۔ ان پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مجبور کیا۔ کہ اپنے بھائی کو فوجی خدمات سے روکے۔ اور جب اس نے انکار کیا تو اسے ہلاک کر دیا۔

لنڈن ۱۵ ستمبر - برطانی بحری محکمہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ نائب وزیر اعظم مسٹر اٹیلے نیو فاؤنڈلینڈ پہنچ گئے ہیں۔ جہاں چند روز قیام کرکے آپ حالات حاضرہ کے متعلق ذمہ دار حکام سے تبادلہ افکار کرینگے۔ وزیر نو آبادیات بھی آپکے ساتھ ہیں۔

بمبئی ۱۵ ستمبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس صوبہ میں جو اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔ مسلمان من حیث القوم ان سے مستثنٰی ہیں۔ یو۔ پی گورنمنٹ نے بھی ان جرمانوں سے مسلمانوں کے مستثنٰی قرار دئے جانے کا اعلان کیا ہے۔

لاہور ۱۵ ستمبر - حکومت پنجاب نے اڑھائی کروڑ روپیہ قرضہ لینے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس قرضہ کی جزوی ادائیگی کی جاسکے۔ جو صوبائی خود اختیاری کے نفاذ سے قبل نفع آور مصارف کے سرمایہ کے لئے روپیہ مہیا کرنے کی غرض سے مرکزی حکومت سے لیا گیا تھا۔

ماسکو ۱۶ ستمبر - دوپہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے مغرب میں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ جنوب مغرب میں دشمن کو کامیابی سے روکا جا رہا ہے۔ کہیں کہیں تو روسیوں پر ایسا دباؤ پڑ رہا ہے، کہ اس سے زیادہ دباؤ برداشت کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ جرمن پیشقدمی کی رفتار بہت سست ہے۔ دشمن کی تازہ دم فوجوں کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔ اور نووورسسک سے جو جرمن فوجیں ساحل کے ساتھ ساتھ بڑھنا چاہتی ہیں۔ روسی ان کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں تین روز کی لڑائی میں پوری بٹالین کا صفایا کر دیا گیا۔

دہلی ۱۶ ستمبر - آج بھی سنٹرل اسمبلی میں ملک کی سیاسی حالت پر بحث ہوئی۔ بہت سے ممبروں نے تقریریں کیں۔

استنبول ۱۵ ستمبر - ترکی کے جرمن سفیر فان پاپن نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی۔ ترکی کے امن کا پورا پورا احترام کریگا۔ اس ملک کے بارہ میں ہماری پالیسی صاف اور سادہ ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ترکی نے ہر قیمت پر اپنے ملک کی حفاظت کا فیصلہ کر رکھا ہے۔

قاہرہ ۱۵ ستمبر - دس ہفتے ... جرمنوں کی قید میں گزارنے کے بعد گیارھویں سکھ رجمنٹ کے چار نوجوان چار سو میل

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی